جناب علی ارشد صاحب فیصل آباد

فتنۂ قادیانیت

اور

مولانا عبدالماجد دریابادی

پچھلے کئی ماہ سے "الحق" کے صفحات میں "مولانا دریابادی" اور "فتنۂ قادیانیت" کے موضوع پر معرکۂ بحث برپا ہے۔ قارئین "الحق" کی آراء بھی نقل کی جارہی ہیں۔ میں نے سوچا، میں بھی فریقین کا ہاتھ بٹاؤں۔

مولوی حاجی ظفر الملک، لکھنؤ سے "سچ" کے نام سے ایک ہفت روزہ نکالتے تھے۔ پرچہ کے مدیر مولانا عبدالماجد دریابادی تھے۔ "سچی باتیں" ادارتی صفحات کا عنوان تھا۔ ۱۹۳۰ء کی فائل سے چند اقتباسات بلا تبصرہ نقل کر رہا ہوں۔

مجنونانہ حرکت | "یہ مہذب شستہ عنوان لاہوری "احمدیوں" یا مرزائیوں کے ترجمان پیغام صلح نے اس خبر کے لئے تجویز کیا ہے کہ مجلس تحفظ ناموس شریعت نے سارڈا ایکٹ کے خلاف مجبوراً سول نافرمانی اور قانون شکنی کا مشورہ عام مسلمانوں کو دیا ہے جو فیصلہ آج سارے اسلامی ہند نے متفقہ آواز سے کیا ہے جس فیصلہ پر لاہور، دہلی، دیوبند و فرنگی محل، بہار و دکن، سارے ہندوستان کے علماء اور قومی رہنما سب متحد ہو چکے ہیں۔ وہ پیغام صلح کی نرم اور شیریں زبان میں "ایک مجنونانہ حرکت" (پرچہ مورخہ ۲۸ شوال صہ ۲ ک ۳) سے زائد نہیں۔

کاش اس "جنون" کے مقابلہ میں اپنی "ہشیاری" کی بھی شرح فرما دی ہوتی۔ اور اس "مجنونانہ حرکت" کے بالمقابل اپنے "دانشمندانہ سکون" کے وقائع و اسرار بیان فرما دیئے گئے ہوتے "جنون" کا اطلاق اس فیصلہ پر شاید اس لئے ہو رہا ہے کہ یہ جمہور مسلمین کا متفقہ فیصلہ ہے۔ اور جمہور مسلمین کا کسی ایک نقطہ پر اتحاد و اتفاق قدرتاً "احمدی" یا "مرزائی" کیمپ میں اضطراب پیدا کر دیتا ہے یا "جنون" کا لقب اسے اس لئے عطا ہو رہا ہے کہ اس میں سرکار ابد قرار سے رشتۂ وفا و ہوا خواہی جوڑنے کے بجائے۔ اس کے ایک قانون سے بغاوت کی تلقین کی گئی ہے اور قانون شکنی کا نام سنتے ہی "احمدیہ بلڈنگس" کے در و دیوار میں زلزلہ سا پڑ جاتا ہے؟ جو لوگ ہمیشہ دوسروں کی زبان